

مرد اور عورت کے لئے مطلوبہ صفات

سید جمال الدین عری

اسلام انسان کے اندر جو صفات دیکھنا چاہتا ہے وہ ایک مومن کے اندر پوری طرح جلوہ گر ہوتی ہیں۔ اس لئے انھیں مومنانہ صفات بھی کہا جاسکتا ہے۔ اسلام نے پوری تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک جگہ فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے جان و مال جنت کے عوض خرید لئے ہیں۔ وہ اس کے راستے میں مارتے اور مرتے ہیں" اس کے بعد ان کے بارے میں کہا:

وہ اللہ کی طرف پلٹنے والے، اس کی	اَلتَّائِبُونَ الْعَبْدُونَ الْحَمِيدُونَ
عبادت کرنے والے، اس کی حمد	السَّاجِدُونَ لِلرُّبُوعُونَ
کرنے والے اس کی راہ میں سیاحت	السَّاجِدُونَ الْاَلَامِرُونَ
کرنے والے، اس کے آگے رکوع	بِالْمَعْمُورِ وَالنَّاهُونَ
کرنے والے، مسجدہ کرنے والے، یمنی کا حکم	عَنِ الْمُسْكِرِ وَالْحَافِظُونَ
دینے والے، بدی سے روکنے والے	لِحُدُودِ اللَّهِ وَبِتَسْوِيرِ
اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے	الْمُؤْمِنِينَ ۝

ہیں اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو۔

(التوبہ: ۱۱۲)

ان صفات کا مردوں کے اندر پایا جانا جتنا ضروری ہے اتنا ہی عورتوں کے لئے بھی ان سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ازواجِ مطہرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر ابھارتے ہوئے کہا گیا کہ اگر تم ان کی اطاعت نہ کرو گی تو وہ تمہیں چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں تم سے بہتر بیویوں سے نوازے گا، ان میں وہ خوبیاں ہوں گی جو مطلوب ہیں۔ یہ خوبیاں تقریباً وہی ہیں جن کا اوپر کی آیت میں ذکر ہے۔ ارشاد ہے:۔

اگر وہ تمہیں طلاق دے دین تو ان کا رب
 بہت جلد انہیں تمہارے بدلے تم سے
 اچھی بیویاں دے دے گا جو اسلام والیاں
 ایمان والیاں، فرماں برداری کرنے والیاں
 توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں
 اور سیاحت کرنے والیاں ہوں گی۔ یہ وہ
 بھی کنواریاں بھی۔

عَسَىٰ رَبُّهُٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
 اَنْ يُبَدِّلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا
 مِّنْكَنَّ مَسْلَمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ
 قَنِيٰتٍ ثَيِّبٰتٍ عٰبِدٰتٍ
 سَلِيٰحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا

(التحریم: ۵)

قرآن مجید کا خطاب گویا عموم مردوں سے ہوتا ہے لیکن عورتیں اس میں داخل ہوتی ہیں۔ اس
 اصولی بات سے قطع نظر اس نے اس کی صراحت بھی کر دی ہے کہ وہ اعلیٰ صفات جن کے بغیر انسان کی
 سیرت کی تکمیل نہیں ہوتی عورت اور مرد دونوں ہی میں پائے جانے چاہئیں۔ چنانچہ ایک جگہ بڑی
 صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے۔

بیشک اطاعت کرنے والے مرد اور اطاعت
 کرنے والی عورتیں، ایمان لانے والے مرد
 اور ایمان لانے والی عورتیں، فرماں بردار کیا
 کرنے والے مرد اور فرماں برداری کرنے والی
 عورتیں، راست باز مرد اور راست باز
 عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے
 والی عورتیں، خشوع کرنے والے مرد اور
 خشوع کرنے والی عورتیں، صدقہ و خیرات
 کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے
 والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد
 اور روزہ رکھنے والی عورتیں اپنی شریکوں
 کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
 وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
 وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ
 وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ
 وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ
 وَالْخٰشِعٰتِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ
 وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰمِرِيْنَ
 وَالصّٰمِرٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
 فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ
 وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ
 كَثِيْرًا وَالذّٰكِرٰتِ
 اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً

وَأَجْرًا عَظِيمًا

شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں

اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے

مرد اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والی

عورتیں، ان کے لئے اللہ نے مغفرت

اور عظیم تہنیتیں تیار کر رکھا ہے۔

(الاحزاب: ۳۵)

سید احمد اور نسائی وغیرہ کی روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: **الْمَرْءُ عَلَى نِسْبَةِ الْمَرْءِ** سے دریافت کیا کہ مردوں کا تو قرآن مجید میں ذکر ہے، لیکن عورتوں کا نہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ مطلب یہ ہے کہ کیا عورتیں اس قابل نہیں ہیں کہ ان کا تذکرہ ہو۔ اس کے جواب میں سورہ احزاب کی مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دوسری صحابیات نے یہ سوال کیا تھا، کچھ اور روایات بتاتی ہیں کہ بعض صحابیات نے ازدواجِ مطہرات سے کہا کہ آپ لوگوں کا تو قرآن مجید میں ذکر ہے لیکن ہمارا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
یہ سب ہی امکانات ہیں۔ علامہ آلوسی کہتے ہیں۔

وَلَا مَانِعَ أَنْ يَكُونَ
كُلُّ ذَاكَ لَهُ
یہ مانع نہیں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ یہ
سب ہی واقعات پیش آئے ہوں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ فضا میں اس طرح کے جو سوالات ابھر رہے تھے، قرآن مجید نے اس آیت میں ان کا جواب دیا ہے۔ یہاں عورت اور مرد کی حسب ذیل دس صفات بیان ہوئی ہیں۔ اسلام، ایمان، تقویٰ، صدق، صبر، خشوع، صدقہ، صوم، حفظِ فروع، ذکرِ کثیر۔ یہ صفات اتنی جامع ہیں کہ ان میں پورا دین آجاتا ہے۔ یہ آیت اس پہلو سے اہم ہے کہ اس سے عورت کی حیثیت، معاشرہ میں اس کے کردار اور اس کے دائرہ عمل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قدیم علماء و مفسرین نے ان صفات کی جو تشریح کی ہے اس کا خلاصہ یہاں پیش

لہ یہ ساری روایات ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں جمع کر دی ہیں ۲/۴۸۷ ۱۰۷ روح المعانی جزء ۲۲/۲۲

کر دیا جائے۔

۱۔ اسلام۔ زمخشری کہتے ہیں 'مسلم' وہ ہے جو جنگ کے بعد امن و امان میں آجائے، ایسا مطیع و فرمان بردار جو مخالفت نہ کرے 'مسلم' اس شخص کو بھی کہا جاتا ہے جو اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دے اور اس پر توکل کرے۔

۲۔ ایمان۔ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے آئی ہوئی تعلیمات کو دل و جان سے قبول کیا جائے۔ درحقیقت قرآن یہ چاہتا ہے کہ ہر مرد اور عورت کے اندر اسلام کے ساتھ ایمان بھی ہو۔ وہ جہاں اللہ کے احکام کی اطاعت کرے وہیں اس کا دل اس کی حقانیت پر مطمئن بھی ہو۔ ان دونوں صفات کی تشریح علامہ ابو السعود نے اس طرح کی ہے۔

الداخلین فی المسلم	امن اور اطاعت میں داخل ہونے
المنقادین لحکم اللہ	اور اللہ کے حکم کے سامنے سنبھلنے
من الذکور والانات	والمے مرد اور عورتیں..... دونوں
..... المصدقین	ذبیقوں سے ان باتوں کی تصدیق
بما یجب ان یصدق	کرنے والے جن کی تصدیق کرنا ضروری
من الفرقین	ہے۔

۲۔ قنوت۔ اس کے معنی ہیں جھک جانا زمخشری کہتے ہیں۔

القانت القائم بالطاعة	قانت وہ اطاعت گزار ہے جو اس پر
الدائم علیہا	ہمیشہ قائم رہے۔
حافظ ابن کثیر ان صفات کا باہمی ربط اس طرح بیان کرتے ہیں۔	

القنوت هو الطاعة فی	قنوت کے معنی ہیں سکون کے ساتھ
سکون..... فالاسلام	اطاعت کرنا..... اسلام کے بعد کا
بعده مرتبة یرتقی ایہا	مرتبہ جس کی طرف ترقی کی جاتی ہے وہ
وهو الایمان ثم القنوت	ایمان ہے پھر قنوت کا مقام ہے جو ان
ناشئ عنہما	دونوں سے پیدا ہوتا ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں ایمان انسان سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نیک اعمال اختیار کرے یہی قنوت ہے۔

۴۔ صدق۔ یہ بڑا جامع وصف ہے۔ علامہ زرخشیری کہتے ہیں۔

الصادق الذی یصدق
فی نیتہ وقولہ وعملہ
صادق وہ ہے جو اپنی نیت اور ارادہ اور
اپنے قول و عمل ہر ایک میں سچا ہو۔

امام رازی اس کا ایک اور پہلو ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ایمان اور عمل صالح سے انسان کی شخصیت کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ دوسروں کی تکمیل کی کوشش کرتا ہے انہیں معروف کا حکم دیتا اور منکر سے منع کرتا ہے۔ گویا صداقت اور راست بازی کے ذریعہ ان کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے۔ یہ اس کے صادق ہونے کا مفہوم ہے۔

۵۔ صبر۔ صبر کے معنی میں مشکلات میں ثابت قدم رہنا۔ اس کے تین پہلو ہمارے علماء نے بیان کئے ہیں۔ ایک آدمی کا مصیبتوں اور آزمائشوں میں استقامت دکھانا اور جزع فرغ نہ کرنا۔ دوسرے راحت ہو یا تکلیف ہر حال میں اللہ کی عبادت کرتے رہنا، تیسرے نفس اور شیطان کی ترغیبات کے باوجود معاصی سے بچے رہنا۔ علامہ آلوسی نے اسی حقیقت کو یہاں ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

والصابرین والصابرات علی
المکارہ وعلی العبادات
و عن اطعاسی
صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی
عورتیں جو مصائب اور مشکلات پر عبادت
کا بجا آوری اور گناہوں کے چھوڑے پر صبر و استقامت

دکھاتے ہیں۔

امام رازی نے اوپر صدق کا جو مفہوم بیان کیا ہے اسی کی روشنی میں صبر کی بھی تعریف کی ہے۔ فرماتے ہیں معروف کا حکم دینے اور منکر سے منع کرنے والے کو تکلیف بھی لازماً پہنچتی ہے۔ یہاں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔

۶۔ خشوع۔ زرخشیری کہتے ہیں۔

الخشاع الملتواضح للذہ بقلبہ
خشوع وہ ہے جو اپنے جسم و جان کے

وجوارحہ

ساتھ اللہ کے سامنے چھک جائے۔

امام رازی فرماتے ہیں اگر انسان خود بھی درجہ کمال کو پہنچ جائے اور دوسروں کو بھی کمال تک پہنچانے لگے تو اس کے اندر نخوت اور کبر بھی پیدا ہو سکتا ہے اس لئے فرمایا کہ ان ساری خوبیوں کے باوجود ان کے اندر خاکساری اور فروتنی ہوتی ہے اور وہ اللہ کے سامنے سر جھکا رہتے ہیں۔ اس کا بھی امکان ہے کہ ان خوبیوں کی وجہ سے ان کے اندر دنیا کی محبت اور جاہ طلبی پیدا ہو جائے اس لئے فرمایا کہ اللہ کے یہ خاشع اور متواضع بندے ان پست چیز باتوں سے پاک ہوتے ہیں۔

۷۔ صدقہ۔ اس میں فرض اور نفل دونوں طرح کے عداقات شامل ہیں۔ مطالب یہ کہ وہ مال کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے اور راہ خدا میں خرچ کرتے رہتے ہیں اس میں حسب مال کی نفی ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:-

الصدقة هي الاحسان	صدقہ نام ہے ان حاجت مند اور ضعیف
الى الناس المحسب	انسانوں پر احسان کا جو نفع خود
الضعفاء الذين لا كسب	کما سکتے ہوں اور کوئی دوسرا ان کے لئے
لهم ولا كاسب يعطون	کما سکتے والا اور مطلب یہ کہ اس طرح کے لوگوں
من فضول الاصول طاعة	پر اللہ کے ٹیک بنے اپنا فائز مال
لله واحسانا الى خلقه	اللہ کی اطاعت اور اس کی مخلوق کے ساتھ
	احسان کے جذبہ سے خرچ کرتے ہیں۔

۸۔ صوم۔ صدقہ کے بعد روزہ کا ذکر کیا گیا۔ اس میں فرض اور نفل دونوں طرح کے روزے شامل ہیں۔ علامہ آلوسی کہتے ہیں:-

الصوم المشروع فضا	شرعیات کے بتائے ہوئے روزے
تاتوا وفضلوا	چاہے وہ فرض ہوں یا نفل۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پیٹ کے بندے نہیں ہوتے، شکر پروری ان کا مقصد نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کی رضا کے لئے کام و دین کی لذتوں سے کنارہ کش رہ سکتے ہیں۔ امام

رازی کے بقول مطالبات حکم ان کو اللہ کی عبادت سے باز نہیں رکھتے۔

۹ حفظ فروج۔ اس سے مراد عفت و عصمت ہے۔ مطلب یہ کہ وہ پاک دامن ہوتے ہیں۔ غلط طریقہ سے جنسی خواہش پوری نہیں کرتے۔ امام رازی فرماتے ہیں اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ان کی جنسی خواہشات اللہ کی عبادت کی راہ میں مانع نہیں ہوتیں۔

۱۰ مذکر کثیر۔ یعنی یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور بہت یاد کرتے ہیں۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔

لا یکتب الرجل من
الذاکرین اللہ کثیراً
حتی یدکر اللہ تائماً
وقاعد او مضطجعاً

اللہ کا شرت سے ذکر کرنے والوں میں
آدمی کا نام اسی وقت لکھا جاتا ہے
جبکہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے (بہر حال میں)
اس کا ذکر کرے۔

علامہ زحشری کہتے ہیں:-

والذاکر اللہ کثیراً من لا
یکاد یخلو من ذکر اللہ قلبه
او لسانه او بصراً و قسراً
القنوان والا لہ فال بالعلم
من الذکر

اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا وہ ہے
جو اللہ کے ذکر سے گویا کبھی خالی نہ بیٹھا
رہے۔ چاہے یہ ذکر اپنے دل سے ہو یا
اپنی زبان سے یا ان دونوں سے قرآن کا
پڑھنا اور علم میں مشغول رہنا بھی ذکر ہی ہے

علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں:-

والذاکرین اللہ بقلوبهم
والسنتھم و جوارحهم
والذاکرات کذلک

وہ دل سے، زبان سے اور اعضاء و جوارح
(اعمال) سے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور
اسی طرح وہ عورتیں بھی اسکا ذکر کرتی رہتی ہیں۔

لہ حوالہ کے لئے دیکھئے تفسیر ابن جریر ۸/۲۲ زحشری: الکشاف مطبوعہ مکتبہ ص ۱۱۳۰۔ رازی: التفسیر

البکر ۶/۴۱۵، ابوالسود: علی ہاشم التفسیر البکر ابن کثیر ۴/۴۸۶، روح المعانی جزء ۲۲/۲۱، ۲۲

آخر میں فرمایا اَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَاَجْرًا عَظِيمًا

مطلب یہ کہ جن مرد اور عورت کے اندر یہ صفات ہوں گی اللہ تعالیٰ صرف یہی نہیں کہ اس کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے گا بلکہ اسے اجر اعظم سے نوازے گا۔

اسلام زندگی کا ایک خاص تصور رکھتا ہے۔ یہ صفات عورت اور مرد دونوں ہی کو اس تصور کے مطابق ڈھالتی ہیں۔ یہ عقیدہ و عبادت، سیرت و اخلاق، خدمت خلق اور حسن سلوک و دعوت و تبلیغ، صبر و ثبات سب پر حاوی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے اتنا بڑے گونا گوں اور وسیع ہیں۔ ان صفات سے دنیا اور آخرت کی کامیابی وابستہ ہے۔ اسلام اسی کامیابی کی طرف عورت اور مرد دونوں کو بلاتا ہے۔ ●●

ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کے اہم

انگریزی کتابچے

- (1) ISLAM — THE UNIVERSAL TRUTH 3/-
 (2) ISLAM AND THE UNITY OF MAN KIND 3/-
 By: Maulana Syed Jalaluddin Umri
 (3) PITFALLS ON THE PATH OF ISLAMIC MOVEMENT 4/-
 (4) HOW TO STUDY ISLAM 2/-
 (5) MUSLIMS AND DAWAH OF ISLAM 2/-

By: Maulana Sadruddin Islahi

یہ کتابچے (۱) تحقیق و تصنیف اسلامی، پان والی کوٹھی، دودھ پور علی گڑھ ۲۰۲۰ء سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔